روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 26 دسمبر 2006ء 4ذوالحج 1427ہجری 26فتح 1385ھش جلد 56-91 نمبر 288

خوش قسمت پاؤں

حضرت ابوعبسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گردآلود ہوں اس کو اللہ نے آگ پر حرام کردیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعه باب المشی الی الجمعه حدیث نمبر:856)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پیار اور محبت سے خدا کی طرف بلایا ہے

اعلیٰ اخلاق اختیار کریں گے تو اللہ برکت ڈالے گا

خدا کی رحمانیت اور رحیمیت کی وجہ سے دنیا نعمتوں سے مالا مال ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 دسمبر 2006ء بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 دسمبر 2006ء کو بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول ایم ٹی اے نے براہ راست نشر کیا۔ انگریزی، عربی، فرانسیسی، جرمن اور بنگالی زبان میں تراجم بھی نشر کئے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل مغربی ممالک میں مذہب اور خدا کے خلاف اظہار رائے نے بڑی شدت اختیار کی ہوئی ہے۔ شرک جھوٹ دھوکہ ہر قسم کی برائیاں ان میں موجود ہیں۔ اگر اپنی قوم سے دھوکہ نہیں کرتے تو بڑے درجہ پر دوسری قوموں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یہ ان تمام برائیوں کے ساتھ آزادی ضمیر وفطرت واظہار کے نام پر مذہبی عقائد پر بے جا بدظنی کرتے ہوئے الزامات لگاتے ہیں۔ جس کا مقصد صرف اور صرف لوگوں کو مذہب سے بدظن کرنا ہے۔ خود بڑے حساس جذبات رکھتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں رہتے ہیں جس میں جو مرضی کریں۔ کپڑے پہنیں یا نہ پہنیں لیکن اگر کوئی عورت مذہب کی وجہ سے سر ڈھانپ لے یا سکارف لے لے تو اعتراض کرنے شروع کر دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ باتیں پھیلا رہے ہیں کہ مذاہب کی وجہ سے اختلاف پیدا ہوا ہے۔ حالانکہ یہ الٰہی تعلیم کو چھوڑنے اور بداخلاقی اور برائی میں بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔ ان برائیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ پکڑتا ہے اگر خدا چاہے وہ مالک ہے بے شک معاف کر دے۔ یہ قومیں جب قوانین بناتی ہیں تو اس کی پابندی نہ کرنے والوں کو سزا دیتی ہیں لیکن اگر خدا اپنے انبیاء کے ذریعہ بھیجی ہوئی تعلیم پر عمل نہ کرنے والوں کو عذاب دے تو یہ اس تصور کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ دن رات خدا کی رحمانیت اور رحیمیت کی وجہ سے ملنے والی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن اپنے مقصد پیدائش کو بھول گئے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کرنے کیلئے پیدا کیا ہے اور یہ جو خدا کو ظالم سمجھتے ہیں ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ خدا رحمان ہے اگر بندہ اس کی طرف قدم اٹھائے تو وہ بھاگ کر بندے کو بچانے کیلئے آگے آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین تھے۔ آپؐ نے پیار محبت اور عاجزی سے مخلوق خدا کو خدا کی طرف بلایا۔ اور اس کا اظہار اور اقرار غیروں نے بھی کیا۔ قرآن کریم میں بھی آپؐ کی ہمدردی مخلوق کا ذکر آتا ہے کہ آپؐ اپنی راتوں کی نیندیں ان لوگوں کی محبت میں اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے اور انسانیت کی ہدایت کیلئے دعائیں کرتے تھے اور ان کو شیطان کے چنگل سے بچانے کی کوشش کرتے تھے اور اس کے ساتھ یہ بھی اعلان کرتے تھے کہ میری یہ تمام کوششیں صرف اور صرف خدا کیلئے ہیں اور میں تم سے کسی قسم کے اجر کی توقع اور خواہش نہیں رکھتا۔ یہ لوگ ایسے نبی کی ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج احمدی کا فرض ہے کہ وہ دین کی مدد کرے۔ لٹریچر تیار کریں۔ ابھی بہت گنجائش موجود ہے پھر اس کو ہر جرمن تک پہنچانے کا انتظام کریں۔ موقع اور حالات کے مطابق سوالات کے جوابات تیار کریں۔ ای میل اور انٹرنیٹ کا بھی اسی غرض سے استعمال کریں اس کا غلط استعمال نہ ہو درست استعمال کریں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے کہ جہاں تک ڈاک کا انتظام موجود ہے میں اس پیغام کو پہنچاؤں گا۔ اس کام میں سستی نہیں ہونی چاہئے۔ تھوڑا سا لٹریچر شائع کر کے بیٹھ رہنا کافی نہیں ہے۔ اس کام میں مستقل مزاجی سے جتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے کام میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اگر ہم اعلیٰ اخلاق کو اختیار کرینگے۔ نیک صالح اعمال کریں اور مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ یہ پیغام پہنچائیں۔ ہر ریجن ہر شہر میں ہر جرمن تک اس سچے پیغام کو پہنچائیں۔ یہ نہ ہو کہ آپ کے اعمال کی وجہ سے ماں باپ نالاں ہوں، بیوی بچے خوفزدہ ہوں، ہمسائے تنگ ہوں، عورتیں فیشن کی خاطر خاوندوں کو بے جا تنگ کریں اور غصہ کی وجہ سے ماحول میں فساد پھیل رہا ہو۔ بلکہ اپنے آپ کو دینی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جرمن قوم زندہ قوم ہے۔ جذبہ ہمدردی کے ساتھ ان تک پیغام پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے ان قوموں میں بھی غلبہ کا وعدہ دیا ہوا ہے۔ یہ غلبہ کا وعدہ یورپ ایشیا افریقہ امریکہ اور جزائر کے رہنے والوں کیلئے بھی پورا ہوگا۔ خدا تعالیٰ تمام سعید روحوں کو احمدیت کے آغوش میں لے آئے گا۔ عنایت الٰہی بہتوں کو دھکے دے کر دارالامن کی طرف لے آئے گی۔ مایوس نہیں ہونا۔ یہ شرارتیں ہماری توجہ ہماری سستیوں اور کمزوریوں کی طرف پھیرنے کیلئے ہوتی ہیں۔ اللہ کرے یہ قوم اللہ کے فضل کو جذب کرنے والی ہو۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلباء کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری رسیکنڈری 6 تا 8 ہزار روپے سالانہ۔

2۔ کالج لیول 12 تا 15 ہزار روپے سالانہ۔

3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی ودیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ روپے تک۔

سینکڑوں طلباء جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلباء'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

مشعل راہ

قربانی کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا کے ہاتھ میں ایک مردہ کی طرح ہو جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

قربانی کے معنے ہیں کہ انسان ایک مردہ کی طرح ہو جائے۔ جو بدست زندہ ہو وہ اسے جدھر چاہے پھیر دے اور جہاں چاہے رکھ دے۔ نہ کوئی اس کی خواہش ہو۔ اور نہ اس کا اپنا کوئی جذبہ ہو۔ وہ اپنے ارادے اور نیت کو بالکل کھو چکا ہو۔ ایسا مردہ انسان بلکہ بے حس و حرکت پتھر بھی لاکھ درجہ بہتر ہے اس انسان سے جو اپنے ظاہری اعمال سے اپنے (دین) و فرمانبرداری کا دعویٰ کرے مگر امتحان کے وقت جھوٹا ثابت ہو۔ اور اباء و استکبار کرے۔

کہتے ہیں کہ ابلیس بڑا عابد و زاہد تھا۔ یہ مان لینا کوئی بعید از قیاس بات نہیں بلکہ قرین قیاس ہے کیونکہ ہمیشہ انبیاء و صادقین کی آمد سے پہلے بھی ایک ایسا گروہ موجود ہوتا ہے جو مدعی.......... فرمانبرداری ہوتا ہے..........

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ بعثت سے پہلے بھی ایک شخص زید نامی مشہور زاہد تھا اور وہ شرک کے خلاف وعظ بھی کیا کرتا تھا اور ایسی غیرت کا اظہار کیا کرتا تھا کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھانے کے لئے بلوایا تو اس نے جواب دیا کہ میں تمہارا کھانا نہیں کھا سکتا کیونکہ تم لوگ مشرک ہو۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے یقین دلایا کہ ہم لوگ ہرگز مشرک نہیں ہیں۔ مگر آخر ایسا مدعی بھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت نبوت کا اعلان کیا تو شاکی ہوا اور اس نے اپنی حق تلفی سمجھی کہ خدمات تو میں نے کی ہیں اور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مل گئی۔ اباء کیا۔ استکبار دکھایا۔ مردود ہوا اور محروم رہ گیا۔

غرض اباء و استکبار ایک ایسی آگ ہے جو ایک دم میں سالہا سال کی محنت، ریاضت، زہد و تعبد کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے اور عمروں کے اعمال کو حبط کر کے خالی ہاتھ کر دیتی ہے۔

محض گناہ یا مخفی نافرمانی تو حضرت آدم علیہ السلام کی طرف بھی منسوب ہوئی ہے۔ کیونکہ نافرمانی کہتے ہیں حکم کے نہ ماننے کو۔ سو وہ تو حضرت آدم علیہ السلام سے بھی ہوئی ہے اور ابلیس کی طرف بھی نافرمانی منسوب ہوئی۔ مگر فرق کیا ہے؟ جس سے حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود نافرمانی کے مقرب اور محبوب رہے اور ابلیس ہمیشہ ہمیش کے لئے مردود اور متروک ہو گیا۔ فرق صرف یہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نافرمانی سرزد ہوئی مگر نسیان سے۔ عمداً نہیں۔ اباء سے نہیں۔ استکبار سے نہیں۔ اور ابلیس سے نافرمانی ہوئی اباء سے اور استکبار سے۔

(خطبات محمود جلد دوم ص 66-67)

پھر فرمایا

درحقیقت قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے بعد دین کے لئے جنگلوں میں جائیں۔ اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں۔ اور لوگوں سے اس کے رسول کا کلمہ پڑھوائیں جیسا کہ ہمارے صوفیاء کرام کرتے چلے آئے ہیں۔ ....قربانی وہ مربی کر رہے ہیں۔ جو مشرقی اور مغربی افریقہ میں (دعوت الی اللہ) کا کام کر رہے ہیں۔ وہ غیر آباد ملک ہیں جن میں کوئی شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام نہیں جانتا تھا لیکن ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا نام بتایا۔ میں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں۔ کہ مغربی افریقہ کے ایک ملک میں عیسائیوں نے اپنے پریس میں احمدی اخبار کا چھاپنا بند کر دیا تو ہمارے (مربی) انچارج جماعت کا علیحدہ پریس لگانے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک جگہ گئے وہاں انہیں ایک ایسا آدمی ملا جسے انہوں نے بڑی (دعوت الی اللہ) کی تھی۔ مگر اس نے احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ بعد میں اس کے پاس ایک مقامی (مربی) پہنچا۔ تو اس نے کہا کہ تمہارے بڑے پاکستانی (مربی) نے مجھے.......... کی ہے لیکن اگر یہ دریا (وہ اس وقت ایک دریا کے کنارے جا رہے تھے) اپنا رخ پھیر کر الٹی طرف چل پڑے تو یہ بات ممکن ہے لیکن میرا احمدیت کو قبول کرنا ناممکن ہے۔ لیکن کچھ دن اس (مربی) کی صحبت میں رہنے کا اس پر ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ احمدی ہو گیا۔ ہمارے (مربی) انچارج کہتے ہیں کہ جب میں وہاں چندہ لینے گیا۔ تو اتفاقاً وہ شخص اس شہر میں آیا ہوا تھا وہ مجھے ملا۔ اور کہنے لگا۔ آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور اور کہا کہ عیسائیوں نے اپنے پریس میں ہمارا اخبار شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا ہے اگر تمہارے خدا میں کوئی طاقت ہے تو اسے چاہئے کہ وہ کوئی معجزہ دکھائے اور تمہارا اپنا پریس جاری کر دے۔ پس میں اپنا علیحدہ پریس لگانے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ اس پر وہ احمدی دوست کہنے لگا۔ مولوی صاحب! یہ تو بڑی بے غیرتی ہے کہ اب ہمارا اخبار ان کے پریس میں چھپے۔ آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں۔ اس کا گاؤں قریب ہی تھا۔ وہ وہاں گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر اس نے پانچ سو پونڈ کی رقم مولوی صاحب کے ہاتھ میں دے دی۔ اور کہا کہ پریس کے سلسلہ میں یہ میرا چندہ ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مد میں 2,500 پونڈ کے قریب چندہ جمع ہو چکا ہے۔ اور اب سنا ہے کہ پریس لگ رہا ہے یا کم از کم وہ انگلستان سے چل چکا ہے۔ غرض ہمارے (مربی) ایسے ممالک میں کام کر رہے ہیں جہاں جنگل ہی جنگل ہیں۔ شروع شروع میں جب ہمارے (مربی) وہاں گئے تو بعض دفعہ انہیں وہاں درختوں کی جڑیں کھانی پڑتی تھیں اور وہ نہایت تنگی سے گزارہ کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو جاتی تھی۔ گو اب ہمارے آدمیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ نہ کچھ تہذیب آ گئی ہے۔ ان ممالک کو سفید آدمیوں کی قبر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتیں جب سفید آدمی وہاں جاتے ہیں تو وہ مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ اور پیچش وغیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ غرض اس زمانہ میں .... زیادہ سے زیادہ مشابہت ہمارے (مربیان) کو حاصل ہے۔ جو اس وقت مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ملک اس وقت بھی جنگل ہیں اور دنیا میں کوئی اور ملک جنگل نہیں۔ امریکہ بھی آباد ہے یورپ بھی آباد ہے۔ اور مڈل ایسٹ بھی اب آباد ہو چکا ہے لیکن افریقہ کے اکثر علاقے اب بھی غیر آباد ہیں۔ ان میں (دعوت الی اللہ) کرنے والوں کو بڑے بڑے لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں۔ اور بڑی جانکاہی کے بعد لوگوں تک ....پہنچانا پڑتا ہے۔

(خطبات محمود جلد دوم ص 399-400)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ عیدالاضحیٰ

انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے اور اپنی قوت قدسیہ کے زیر اثر صحابہؓ کو بھی اعلیٰ قربانیاں کرنے والا بنایا

قوم کے لئے قربانیاں کرنے والوں کی یادیں اگر قائم رہیں تو یہی ہیں جو قوم میں قربانیوں کے جذبے کو زندہ رکھتی ہیں

خطبہ عیدالاضحیہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 21/ جنوری 2005ء بمطابق 21/صلح 1384 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الحج آیت 38 کی تلاوت کی اور فرمایا آج قربانی کی عید ہے۔ اس عید پر جس کو بھی توفیق ہو وہ جانور کی قربانی کرتا ہے۔ یہاں مغربی ممالک میں اس طرح قربانی کا تصور نہیں ہے۔ جو یہاں کے پرانے رہنے والے ہیں شاید ان کو صحیح طرح نہ پتہ ہو۔ جو اہتمام ایشیا کے ممالک میں یا افریقن ممالک میں (یا شاید تیسری دنیا کے اور بھی ممالک میں ہوتا ہو)۔ جہاں بڑے اہتمام سے بکرے خریدے جاتے ہیں۔ گائے خریدی جاتی ہیں یا بعض لوگ اونٹ کی بھی قربانی کرتے ہیں۔ ان دنوں میں بکروں بھیڑوں کی تلاش اور زیادہ قیمتی بکرے خریدنے کی بھی بعض لوگوں میں دوڑ لگی ہوتی ہے۔ اور پھر بڑے فخر سے بتایا جاتا ہے کہ ہم نے اتنی قیمت کا بکرا خریدا، یا اتنی مہنگی گائے خریدی۔ ہمسایوں میں، رشتہ داروں میں دوسروں نے بڑی کوشش کی کہ ہم سے آگے بڑھ جائیں۔ مگر ہمارا جانور سب سے زیادہ قیمتی اور بڑا تھا۔ تو قربانی کی جو چیزیں لی جاتی ہیں اس طرح کی باتیں کرکے اس میں دکھاوے کا اظہار زیادہ ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ دکھاوے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

پھر ایک طبقہ دوسری انتہا کو پہنچا ہوا ہے جو توفیق ہوتے ہوئے بھی مریل سے جانور خرید لیتے ہیں یا ایسے جانوروں کی قربانی دے دیتے ہیں جو قربانی کے معیار پر پورے اترنے والے نہیں ہوتے۔ صرف خانہ پُری ہو رہی ہوتی ہے۔ اپنے پر تو بے انتہا خرچ کر دیتے ہیں۔ اور لغویات میں بھی فضول خرچیاں کر دیتے ہیں۔ لیکن قربانی کے وقت مہنگائی کا رونا روتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے۔ یحییٰ ابن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ بن سہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے تھے اور دوسرے مسلمان بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانوروں کی قربانی کے لئے خاص اہتمام فرماتے تھے اور اکثر اوقات خود ہی ذبح بھی فرمایا کرتے تھے اور اچھے جانور تلاش کرتے تھے۔

تو بہر حال ہر طبقہ دکھاوے کی طرف یا قربانی کی روح سے بالکل ناآشنا، ہر دو کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری توفیقوں کو بھی جانتا ہے اور تمہارے بہانوں کی حقیقت کو بھی جانتا ہے۔ اس کو کبھی دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہر طرح کا یہ طبقہ ہے، افراط کرنے والا ہو یا تفریط کرنے والا، ان کو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے جو مَیں نے ابھی آیت تلاوت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہرگز اللہ تک نہ اس کے گوشت پہنچیں گے اور نہ اس کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اُس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے۔ تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

یعنی اگر تم اس لئے بڑھ بڑھ کر قیمتی جانور خرید رہے ہو کہ دنیا کو دکھاؤ کہ تم نے کتنی قیمتی قربانی کی ہے۔ تمہارے امیر ہونے کا لوگوں پر اثر پڑے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہاری اس قربانی کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتا۔ تمہارے اس قیمتی اور پلے ہوئے یا موٹے تازے صحت مند جانور کی جو بظاہر قربانی کے تمام تقاضے بھی بڑے اعلیٰ طریقے پر پورے کرتا ہے۔ اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی وقعت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قربانی کی روح کے تقاضے پورے نہیں کرتا کیونکہ اس میں تقویٰ شامل نہیں ہے۔ اس میں دنیاداری کی، نفس کی ملونی شامل ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کھانے پینے سے آزاد ہے اُس کو اِس سے کیا غرض کہ تمہارے جانور کا گوشت کتنا ہے۔ اُس کو اس سے کیا کہ تم نے ایک صحت مند جانور کا خون بہایا ہے۔ اُس کو اِس سے کیا غرض کہ تم نے کتنے ہزار کی رقم خرچ کرکے جانور خریدا ہے۔

پھر جو قربانی کے تقاضے نہ پورے کرنے والے جانور بہانے بنا کر ذبح کرتے ہیں۔ وہ دنیا کو تو دکھا سکتے ہیں کہ ہم نے قربانی کی۔ بعض ایسے بھی ہیں جو چھوٹے جانور ذبح کرتے ہیں جو اس قابل نہیں ہوتے جو چھپ کے ذبح ہو رہے ہوتے ہیں صرف گوشت نظر آتا ہے جانور نہیں دکھاتے۔ وہ دنیا کو تو دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہم نے قربانی کی ہے اور ہم نے ہمسایوں میں گوشت بھی تقسیم کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو انسان کی پاتال تک سے واقف ہے، جو اس کا اندرونہ جانتا ہے، جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ کہے گا کہ تم نے قربانی، قربانی کے جذبے سے نہیں کی بلکہ تم نے دنیا سے ڈر کر ایک جانور ذبح کیا ہے۔ بکرا یا بھیڑ ذبح کی ہے کہ دنیا کیا کہے گی کہ ایک چھوٹا سا جانور ذبح نہیں کر سکا۔ تو یہ قربانی شاید تمہیں لوگوں کی باتوں یا ان کے اشاروں سے تو بچا لے لیکن خدا تعالیٰ جو تمہارے اندر تقویٰ قائم کرنے کے لئے تم سے قربانی مانگتا ہے وہ مقصد تم حاصل نہیں کر سکو گے۔ تو یہ گوشت اور خون جو تم نے جانور کو ذبح کرکے حاصل کیا ہے اور بہایا ہے اگر یہ تقویٰ سے خالی ہے،

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے مقصد سے خالی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تو ان مادی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ تو یہ ظاہری قربانی کر کے قربانی کی روح تم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو تمہیں یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حکم پورا کروانے کے لئے اس جانور کو میرے قبضہ میں کیا ہے۔ اور مَیں نے اس کی گردن پر چھری پھیری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی، اس جانور کو ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں اس کے حکم پر عمل کرنے والا ہوا، اس قابل ہوا کہ اس پر عمل کرسکوں۔ اس نے مجھے توفیق دی کہ مَیں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شامل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس نیت سے قربانی کر رہے ہو گے، تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قربانی کرو گے تو یہ قربانی مجھ تک پہنچے گی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا یہ روح ہے جس کے ساتھ اللہ کے حضور قربانیاں پیش ہونی چاہئیں۔

اس کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ نے شریعت (۔) میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔ لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے۔ مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔ (چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

تو یہ تقویٰ کا وہ معیار ہے جس کے ساتھ جانوروں کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا یہ مقام ہے جس کے ساتھ تمہیں اپنی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ جس طرح یہ اپنا جانور تمہاری چھری کے نیچے آ کر تمہاری خاطر اپنی قربانی پیش کر رہا ہے۔ اس طرح تمہیں بھی اپنے ذہن میں یہ بات رکھنی چاہئے کہ اگر کبھی زندگی میں مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان ہونے کی ضرورت پڑی تو مَیں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ یہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ یہ قربانی اس قربانی کی یاد میں ہے جب باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے اور بیٹے نے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ جب باپ بیٹا چھری پھیرنے اور گردن پر چھری پھروانے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ جب اس جذبے سے قربانی کر رہے ہو گے تو یہ وہ تقویٰ کا معیار ہے جس کے مطابق کی گئی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اصل تقویٰ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا اور یہی چیز اس بات کی بھی یاد دلاتی ہے، اس طرف بھی توجہ پیدا کرتی ہے کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احکام ہیں ان پر عمل کرنے کے لئے بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

اس عظیم قربانی کی مثال نے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو یہ نمونہ بھی دے دیا ہے کہ موت تو ایک دن آنی ہے۔ اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے زندگی کی کوئی قیمت نہیں۔ اُس زندگی کا کوئی فائدہ نہیں جو ایمان کھونے سے حاصل ہو اور یہ اعلیٰ قربانی کا نمونہ دکھانے کے لئے تیار ہونے والے باپ بیٹا کی یہ مثال ہمیں دکھاتی ہے کہ کس طرح پیار کی نظر سے اللہ تعالیٰ نے دیکھا۔ یہ بھی مذہبی تاریخ کی ایک عظیم مثال ہے۔ اس اطاعت اور صبر اور نیکی اور قربانی کے لئے تیار ہونے کی وجہ سے جبکہ گردن پر چھری پھرنے والی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رک جاؤ چھری نہیں پھیرنی۔ مَیں نے تو تمہاری اطاعت اور قربانی کے لئے پیش کرنے اور تقویٰ کے معیار دیکھنے تھے۔ میں تو یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کس حد تک اطاعت ہے۔ تم اس امتحان میں پورے اترے ہو۔ اب اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ تمہارے سے اب میں نے بڑی قربانی لینی ہے۔ جس کا ذکر رہتی دنیا تک رہے گا۔ جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا (۔) (الصّٰفّٰت: 103-109)۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا۔ اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں، خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور کر تیری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تُو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا تب ہم نے اسے پکارا اے ابراہیم! یقیناً تو اپنی رویا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک ذبح عظیم کے بدلے اسے بچا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔

وہ بڑے کام، وہ بڑی قربانی کیا تھی، جس کی خاطر یہ بچایا گیا تھا۔ وہ ایک تو بے آب و گیاہ جنگل میں بیابان جنگل میں ماں باپ بیٹا کے مستقل رہنے کی قربانی تھی۔ جب حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کو چھوڑ کر گئے یا جا رہے تھے تو حضرت ہاجرہؓ نے پوچھا کہ چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں۔ بیوی کا بھی ایمان کمال کا تھا، کہا کہ اگر خدا کے حکم سے چھوڑ کر جا رہے ہیں تو خدا کی قسم خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ وہ اپنی خاطر کی گئی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر دیکھیں خدا تعالیٰ نے کتنا پھل لگایا۔ نہ صرف وہی جنگل ایک شہر بن گیا بلکہ ان کی نسل میں سے بھی ایسا نبی مبعوث فرمایا جو خاتم الانبیاء کہلایا۔ جس کو خدا نے خود آخری نبی کہا۔ آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے شریعت کو کامل کیا اور اعلان کیا کہ یہی آخری شرعی نبی ہے اور اس کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آئے گا، نہ آ سکتا ہے۔ یہ میرا پیارا نبی ہے، اتنا پیارا نبی ہے کہ فرمایا اگر اس کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔

اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی قربانی کے وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جن کی مثال نہیں۔ جو مثال ذبح ہونے کے لئے تیار ہونے کی، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار ہونے کی، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قائم کی تھی ویسی کئی مثالیں ہر روز ہر دن چڑھنے کے ساتھ قائم ہونے لگیں۔ اور پھر صرف خود ہی یہ مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم نہیں کیں بلکہ صحابہ کو بھی قوت قدسی کے زیر اثر ایسے اعلیٰ قربانی کے معیار قائم کرنے والا بنایا کہ جنہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کیا چیز تھے وہ لوگ!

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے اللہ تعالیٰ نے اس لئے بچایا تھا کہ آئندہ ذبح ہونے کی، قربان ہونے کی اور بیشمار مثالیں ان کی نسل میں سے ان کے ماننے والوں میں قائم ہوں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قائم ہوئیں۔ شیطان اور اس کے چیلوں کو پتہ چلے کہ خدا پر ایمان رکھنے والے اس کی خاطر قربانی کرتے ہوئے کس طرح گردنیں کٹواتے ہیں اور کس طرح اپنا خون بہاتے ہیں۔ اور پھر ان قربانیوں کے کچھ نمونے آخرین کے زمانے میں بھی نظر آتے ہیں جنہوں نے پہلوں سے ملنا تھا۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 68 تا 70)

..........الحمدللہ کہ ہم نے اس زمانے کو پہچانا اور.......... یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس پاک جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہمیں بھی ان قربانیوں کے عکس نظر آتے ہیں.......... جب بچوں کے ہاتھوں سے روٹی چھینی گئی۔ جب عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کیا گیا۔ اذیتیں دے کر باپ بیٹے کو ایک دوسرے کے سامنے قتل کیا گیا۔ اپنے مقصد حاصل کرنے کے لئے اغوا کر کے جماعت کے مفاد کے خلاف کام لینے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ان قربانیوں کے پتلوں نے اپنی جانیں دے دیں لیکن اپنی وفا پر، اپنی قربانیوں کے معیار پر آنچ نہ آنے دی۔ اور سب سے بڑی قربانی جو ہوئی، جو اس دور کی مثال ہے ہمیں حضرت مسیح موعود کے وقت میں نظر آتی ہے۔ اس وقت قائم کی گئی

جب ایک بزرگ شہزادے کو بڑی بھاری زنجیروں میں جکڑ کر اندھیری کوٹھڑی میں بند کر کے مستقل یہ زور دیا جاتا رہا کہ مسیح موعود کا انکار کر۔ لیکن اس ایمان اور تقویٰ سے بھرے ہوئے دل کا یہی جواب ہوتا تھا کہ زندگی وہی ہے جو خدا کی خاطر گزرے۔ زندگی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرتے ہوئے اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گزرے۔ آج اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے میں نے آخرین کی جماعت کو اختیار کیا ہے۔ مسیح موعود کو مانا ہے جس کے ماننے کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم دیا تھا۔ اس مسیح موعود کو مانا ہے جس نے بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملانا تھا۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھر جاؤں؟ ایک کیا ہزار جانیں بھی جائیں تو پروا نہیں ہے۔ پھر آدھا زمین میں گاڑ کر بھی یہی رٹ لگائی کہ اب بھی انکار کر دو، اب بھی انکار کر دو، مان جاؤ تو جان بچ جائے گی۔ لیکن ہر دفعہ دشمن نے یہی جواب سنا کہ اس قربانی سے ہی تو میں نے اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے۔ اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ تو یہ ہے قربانی کی عید منانے کا طریق کہ ان قربانیوں کو یاد کیا جائے جنہوں نے آج دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کو پھیلا دیا ہے۔ پس شہدائے احمدیت اور ان کے بچوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دوسرے قربانی کرنے والوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ **آج ہر احمدی کی دعائیں اور قربانیاں، جماعت کے لئے قربانیاں دینے والوں کے لئے دعاؤں میں بدل جائیں۔ ان قربانیوں کی یاد دلانے والی بن جائیں جن لوگوں نے جماعت کی خاطر دیں۔ قوم کے لئے قربانیاں کرنے والوں کی یادیں اگر قائم رہیں تو یہی ہیں جو قوم میں قربانیوں کے جذبے کو زندہ رکھتی ہیں اور اس کو ترقی کی منازل کی طرف لے جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو بے شمار ترقیات سے جلد سے جلد نوازے۔**

آج جمعہ بھی ہے۔ جمعے کے لئے اعلان ہے آج جمعہ نہیں ہوگا۔ صرف نماز ظہر ادا کی جائے گی انشاء اللہ۔ جو لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اب میں سب کو عید مبارک کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہمیشہ زندگیوں کی تمام خوشیوں سے نوازے اور اپنی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران بیت الفتوح میں موجود حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میں نے آپ کو جو عید مبارک دی ہے اس سے دوسرے ممالک یہ نہ سمجھیں کہ صرف آپ کو ہی دی ہے۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک۔

خطبہ جمعہ کے منتخب اقتباسات

ہر احمدی کا کام ہے کہ دعائیں کرتے ہوئے نہایت صبر واستقلال کے ساتھ امتحانوں سے گزر جائے

شوال کے مہینے کی اس لحاظ سے اہمیت ہے کہ آنخضرت ﷺ اس ماہ میں شروع کے چھ دن روزے رکھا کرتے تھے

نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ خشوع، تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے

قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعودکے ارشادات میں مذکور بعض دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 27/ اکتوبر 2006ء (27/اخاء 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنے کیلئے آج کل جو دعائیں پڑھنی چاہئیں ان میں یہ دعا بھی ہے۔ (-) ۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے پس تو ہمیں بخش دے، ہم پر رحم کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سے بہترین ہے۔

پس جو مومن دعا کرتے ہوئے اور مخالفین کے ہنسی ٹھٹھے تکلیفوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور ایمان لانے پر خوش ہے اور استقامت دکھاتا ہے اور اس یقین پر قائم ہے کہ خدا تعالیٰ یہاں اور اگلے جہان میں اس ایمان پر قائم رہنے کی بہترین جزا دے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کو پورا فرماتا ہے اور وعدے کو پورا فرماتے ہوئے ضرور رحم فرمائے گا اور بخشش کے سامان فرمائے گا۔ اللہ کے راستے میں کی گئی قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت زیادہ زور دیں، توجہ دیں۔ یہ جو رمضان کے بعد کے دن ہیں، یہ مہینہ جو شوال کا مہینہ کہلاتا ہے اس کی بھی اس لحاظ سے اہمیت ہے کہ آنخضرت ﷺ اس ماہ میں عموماً شروع کے چھ دن روزے رکھا کرتے تھے اور یوں رمضان کے روزے ملا کر پینتیس یا چھتیس روزے پورے سال کے قائمقام روزے بن جاتے ہیں۔ گویا یہ نفلی روزے بھی اللہ کی مغفرت اور رحمت کے کھینچنے کا ذریعہ ہیں اور سنت ہیں۔ ان دنوں میں بھی بہت سے احمدی روزے رکھتے ہیں۔ تو خاص طور پر جماعت کے لئے بھی دعاؤں پر بہت زور دیں اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو جذب کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے کہ نوافل سے مومن میرا مقرب ہو جاتا ہے۔ ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لئے ہیں تا کہ فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو نوافل سے پوری ہو جاوے۔

لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ انسان زکوۃ دیتا ہے تو کبھی زکوۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض لے تو کچھ ساتھ زائد دے''۔ یعنی کسی سے قرض لیا ہے تو جب قرض کی واپسی کرنی ہے تو ساتھ کچھ زائد بھی دو۔ ''کیونکہ اس نے مروّت کی ہے''۔ قرض دینے والے نے مروت کی تھی۔

فرمایا: نوافل مُتمّم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قربِ الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلّل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے تقرب کی وجہ میں ایام بیض کے روزے، شوال کے چھ روزے یہ سب نوافل ہیں۔ پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرماتا ہے کہ پھر مَیں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں، یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 437 جدید ایڈیشن ۔ مطبوعہ ربوہ)

پس دعاؤں اور نوافل کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کی کوشش کریں۔...........

...........بعض دعائیں ہیں وہ مَیں پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

حضرت صہیبؓ سے مروی ہے، آنحضرت ﷺ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو داخل ہونے سے پہلے اسے دیکھتے ہی یہ دعا کرتے۔ اے اللہ جو ساتوں آسمانوں اور جن پر یہ سایہ فگن ہیں ان کا ربّ ہے اور جو ساتوں زمینوں اور جن کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان کا ربّ ہے اور جو شیاطین ہیں اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں ان کا ربّ ہے اور جو ہواؤں اور جن اشیاء کو وہ بکھیرتی پھرتی ہیں ان کا ربّ ہے، ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے باشندوں کی بھلائی کے طالب ہیں اور ہم اس بستی کے شر اور اس کے رہنے والوں کے شر، اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

(المستدرک للحاکم کتاب المناسک باب الدعا عند رویۃ قریۃ یرید دخولہا)

پھر ایک دعا سکھائی ہے، آنحضرت ﷺ کو جب کوئی پریشانی ہوتی تھی تو یہ دعا کرتے تھے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ۔ اے حی و قیوم خدا میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات ۔ باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید۔) حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس دعا کو بہت پڑھا کرو۔

حضرت عبید بن رفاعۃ الزرقی بیان کرتے ہیں کہ غزوہ اُحد میں مشرکین کے واپس پلٹ جانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صفیں درست کر لو اور میرے ربّ کی تعریف کرو۔ صحابہ نے آگے پیچھے صفیں باندھ لیں تب آپ نے یہ دعا پڑھی کہ اے اللہ سب حمد اور تعریف تجھے حاصل ہے۔ جسے تو فراخی عطا کرے اسے کوئی تنگی نہیں دے سکتا اور جسے تو تنگی دے اسے کوئی کشائش عطا نہیں کر سکتا۔ جسے تو گمراہ قرار دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ جسے تو نہ دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور جسے تو عطا کرے اس سے کوئی روک نہیں سکتا۔ جسے تو دور کرے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ ہم پر اپنی برکات، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسی دائمی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہوں، ختم نہ ہوں۔ اے اللہ مَیں تجھ سے غربت و افلاس کے زمانہ کے لئے نعمتوں کا تقاضا کرتا ہوں اور خوف کے وقت امن کا طالب ہوں۔ اے اللہ جو کچھ تو نے ہمیں عطا کیا اس کے شر سے اور جو تو نے نہیں دیا اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ ایمان ہمیں محبوب کر دے اور ہمارے دلوں میں پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔ اے اللہ ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے، مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ اور صالحین میں شامل کر دے۔ ہمیں رُسوا نہ کرنا، نہ ہی کسی فتنے میں ڈالنا۔ اے اللہ ان کافروں کو خود ہلاک کر جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیری راہ سے روکتے ہیں۔ ان پر سختی اور عذاب نازل کر۔ اے اللہ ان کافروں کو بھی ہلاک کر جن کو کتاب دی گئی کہ یہ رسول حق ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکیین)

پھر حضرت عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عظمت والا اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کا ربّ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمین اور عرش بریں کا رب ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب۔ حدیث نمبر 6346)

حضرت مسیح موعود کی بھی چند دعائیں ہیں۔ ایک دُعا تو آپ کو پڑھنے کی تلقین کی گئی اور آپ کو الہاماً سکھائی گئی۔ (۔) اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے نگہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 101)

پھر آپ کو ایک دعا سکھائی گئی۔ اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔

(تذکرہ صفحہ 701 ایڈیشن سوم 1969ء)

اور اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ۔ اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس ان کو پیس ڈال۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس ہمارا کام ہے کہ دعا کرتے چلے جائیں۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں مختلف وقتوں کی، مختلف حالتوں کی دعائیں سکھائی ہیں۔ اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو حالات کے مطابق بعض دعائیں بتائیں جو مَیں پہلے بھی بتاتا رہا ہوں ان کو ہمیں دہرانا چاہئے، پڑھنا چاہئے۔ اور سب سے بڑی بات جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ پہلے فرائض کی ادائیگی اور پھر نوافل کی طرف توجہ بہت ضروری ہے۔...........

☆☆☆

شکر گزاری کا تقاضا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے دن رات جو اپنے لئے اور امت کے لئے قیامت تک کے لئے دعائیں مانگی ہیں (۔) اتنی دعائیں ہیں کہ ناممکن ہے کہ ایک انسان ان کو پوری طرح یاد رکھ سکے اور زندگی کے ہر پہلو سے گھیرے ہوئے ہیں۔ سونا، جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا کوئی بھی ایسا پہلو نہیں جس پر حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے دعائیں نہ مانگی ہوں اور دعائیں سکھائی نہ ہوں۔ پس دل میں بس یہی آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر قیامت تک درود بھیجتے رہیں (۔) اور جتنی آپؐ نے امت کے ہم وغم میں دعائیں مانگی ہیں اسی ہم و غم کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے اور اسی کثرت سے بھیجنا چاہئے۔ اگر ساری زندگی بھی درود میں گزر جائے تو یہ بھی کوئی ایسی جزا نہیں ہوگی جو آنحضرت ﷺ کے حسن و احسان کے بدلہ میں دی گئی ہو بلکہ حسن و احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش ہوگی۔ ایک کمزور کوشش جسے اللہ قبول فرمائے اور ہماری بگڑیاں بھی سنور جائیں۔

(روزنامہ الفضل 16 راگست 2000ء)

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

ہیپا ٹائٹس بی اور سی ۔ خاموش قاتل

ہیپا ٹائٹس یا سوزش جگر کئی وجوہات سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی قسم وائرل ہیپا ٹائٹس ہے۔ اس میں وائرس اے، بی، سی، ڈی اور ای ہیں۔

تاریخ

ہیپا ٹائٹس (یرقان) صدیوں پرانا مرض ہے اور پرانے حکماء اس سے بخوبی واقف تھے۔ لیکن اس کی مختلف اقسام کا علم میڈیکل سائنس کی ترقی اور خصوصاً مالیکیولر بیالوجی کی ترقی کے دوران ہوا۔ یرقان کا ابتدائی تذکرہ ہمیں ارسطو کی تحریروں میں بھی ملتا ہے۔ اٹھارہویں صدی میں اس کا ذکر پوپ نے اپنے خط میں بھی کیا۔ پھر پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں تو یہ وبا کی صورت اختیار کر گیا۔

ہیپا ٹائٹس اے

ہیپا ٹائٹس اے، وائرس اے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وائرس اے ایک بیمار مریض کے پاخانے سے خارج ہو کر پانی اور غذا کی اشیاء کو آلودہ کر دیتا ہے۔ اس پانی اور غذا کے استعمال سے ایک صحت مند شخص ہیپا ٹائٹس اے میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات سکولوں، کالجوں اور ہاسٹلوں میں ایک وبا کی صورت میں پھوٹ پڑتا ہے۔ ہیپا ٹائٹس اے کسی دوسری قسم میں ہرگز تبدیل نہیں ہوتا۔ ہیپا ٹائٹس بی شروع سے ہی بی ہوتا ہے اور ہیپا ٹائٹس سی شروع سے ہی سی ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ دونوں وائرس ایک شخص پر حملہ کر دیں۔ اس صورت میں مریض میں دونوں قسم کے وائرس پائے جاتے ہیں۔

دنیا بھر میں 350 ملین لوگ ہیپا ٹائٹس بی میں مبتلا ہیں۔ جبکہ ہیپا ٹائٹس سی کا شکار 200 ملین لوگ ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان میں ہیپا ٹائٹس کے مریضوں کی تعداد تقریباً ایک کروڑ ہے۔ جس میں ہیپا ٹائٹس سی کے مریضوں کا تناسب پانچ سے سات فیصد اور ہیپا ٹائٹس بی کا تناسب تین سے پانچ فیصد ہے۔

ہیپا ٹائٹس بی کی علامات

ہیپا ٹائٹس بی سے مریض شروع میں ہلکا بخار، زکام محسوس کرتا ہے اس کے بعد سر درد اور جسم کا ٹوٹنا ابتدائی علامات ہیں۔ اس کے بعد بھوک میں کمی ہو جاتی ہے اور پھر آنکھیں پیلی ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ پچانوے فیصد مریضوں سے وائرس چھ ماہ کے اندر جسم سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور صرف پانچ فیصد لوگوں میں یہ وائرس Chronic Hepatitis یا طویل مدتی ہیپا ٹائٹس پیدا کرتا ہے جو آگے چل کر مختلف بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ جس میں جگر کا سکڑنا، پیٹ میں پیپ پڑنا، خون کی الٹی آنا اور جگر کے کینسر میں مبتلا ہونا شامل ہے۔

ہیپا ٹائٹس سی کی علامات

ہیپا ٹائٹس سی کو ہم خاموش مگر خطرناک بیماری بھی کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ 80 فیصد مریضوں میں وائرس کے ابتدائی حملے اور جگر کی سوزش کی کوئی ظاہری علامات نہیں ہوتیں اس لئے اس کی علامات عام طور پر سالوں کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ جن میں سے سب سے بڑی علامات تھکاوٹ اور ہلکا بخار ہیں۔ کچھ لوگوں میں جگر اور تلی بھی بڑھ جاتی ہے، پاؤں پر سوجن آجاتی ہے، پیٹ میں پانی پڑ سکتا ہے اور خون کی الٹیاں آسکتی ہیں۔ نکسیر کا پھوٹنا، مسوڑھوں سے خون آنا اس کی دیگر علامات ہیں۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ اکثر مریضوں میں علامات بالکل برائے نام ہوتی ہیں اور صرف ٹیسٹوں سے اس وائرس کا جسم میں موجودگی کا پتہ چل سکتا ہے۔

بچاؤ کی تدابیر

ہیپا ٹائٹس بی اور سی آلودہ خون سے ایک مریض سے دوسرے صحت مند شخص میں منتقل ہوتا ہے۔ ہیپا ٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے سب سے ضروری بات ویکسین لگوانا ہے۔ اس کے علاوہ آلودہ سرنج، حجام کے استرے اور استعمال شدہ بلیڈ، دندان ساز خصوصاً سڑک پر بیٹھنے والے، غیر سکرین شدہ خون کا استعمال، خواتین کا کان اور ناک چھدوانا، جسم گندھوانا اور دائیوں کے گندے اوزار سے اجتناب ضروری ہے۔

ہیپا ٹائٹس بی اور سی کا علاج

جدید تشخیص کے نتیجے میں ہیپا ٹائٹس سی کے علاج میں خاصی پیش رفت ہو چکی ہے اور اب چھ ماہ کے علاج سے اسی فیصدی لوگ اس موذی مرض سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ ادویات کی جدید اقسام پاکستان میں بھی میسر ہیں۔ ہیپا ٹائٹس بی میں پچانوے فیصدی مریض خود بخود صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

ماؤں کا دودھ پلانا

ہیپا ٹائٹس بی اور سی دونوں صورتوں میں مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلا سکتی ہیں۔ ہیپا ٹائٹس بی کا شکار ماؤں کو بچے کو دودھ پلانے سے پہلے ڈاکٹر سے رابطہ کرنا چاہئے۔ ہیپا ٹائٹس بی کی شکار ماؤں کے بچوں کو فوری طور پر (HBIG) ہیپا ٹائٹس بی امینوگلوبولن کا ٹیکہ لگنا چاہئے اور ویکسین کی پہلی خوراک پیدائش کے فوراً بعد لگ جانی چاہئے۔ کیریئر حضرات وخواتین سے وائرس خون کے ذریعے دوسرے صحت مند لوگوں میں منتقل ہو سکتا ہے۔ لیکن بذات خود ان کے جگر میں کوئی سوزش نہیں ہوتی اور ان کو کسی قسم کی پیچیدگیوں کا کوئی احتمال نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنا اور اپنے بچوں کا ہیپا ٹائٹس کا ٹیسٹ ضرور کروائیں اور اپنی پہلی فرصت میں ہیپا ٹائٹس بی کی ویکسین لگوائیں۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں کے والدین کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کیونکہ یہ بچے جماعت کا قیمتی اثاثہ ہیں۔

مغلیہ سلطنت کا بانی
ظہیر الدین بابر

ظہیر الدین بابر 14 فروری 1483ء کو فرغانہ کے حکمران عمر شیخ مرزا کے ہاں پیدا ہوا تھا ابھی اس کی عمر صرف گیارہ برس کی تھی کہ اس کے باپ کا انتقال ہو گیا۔ بابر باپ کی طرف سے تیمور اور ماں کی طرف سے چنگیز خاں کی نسل سے تھا۔ اس طرح اس کی رگوں میں دو بڑے فاتحین کا خون دوڑ رہا تھا۔

باپ کے انتقال کے بعد بابر تخت نشین ہوا مگر اسے داخلی اور خارجی دونوں جانب سے دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے وہ گیارہ برس تک پریشان رہا۔ 1496ء میں اس نے سمرقند فتح کرنے کی کوشش کی لیکن اسے ناکامی ہوئی۔ اگلے سال اس نے دوبارہ سمرقند پر چڑھائی کی اور اسے فتح کر لیا۔ یہ عظیم کامیابی اسے صرف 15 برس کی عمر میں حاصل ہوئی۔

مگر اس کی کامیابی زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ اسے خبر ملی کہ فرغانہ میں اس کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔ اس پر وہ سمرقند سے نکلا۔ شہر سے اس کا نکلنا تھا کہ یہ شہر بھی اس کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ فرغانہ اور سمرقند دونوں سے ہاتھ دھونے کے بعد بابر ایک بے تاج وتخت بادشاہ تھا۔ یہ دور بابر کی زندگی کا سب سے بدترین دور تھا۔ 1504ء میں اس نے کابل پر قبضہ کر لیا اور بغیر خونریزی کے غزنی تک کا علاقہ زیرنگیں کر لیا۔

اس دوران بابر کو ہندوستان کا رخ کرنے کا خیال پیدا ہوا لیکن متعدد وجوہات کی بنا پر وہ 1519ء تک اس سلسلہ میں کوئی قدم نہ اٹھا سکا 1519ء سے 1526ء تک بابر 5 مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوتا رہا۔

1526ء میں ہندوستان پر بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوا سب سے پہلے اس نے لاہور کو فتح کیا پھر انبالہ اور شاہ آباد کے راستے آگے بڑھا۔ دوسری طرف ابراہیم لودھی ایک لاکھ کے لشکر جرار اور ایک ہزار ہاتھیوں کے ساتھ مقابلے کو نکلا۔ بابر نے فوج کی تعداد کم ہونے کے باوجود بہت اچھی منصوبہ بندی کی اور 21/اپریل 1526ء کو ابراہیم لودھی کو پانی پت کے میدان میں شکست دے کر ہندوستان کا بادشاہ بن گیا۔

1527ء میں بابر نے رانا سانگا والی میواڑ کو شکست دی 1529ء میں بابر نے گھاگھرا کے مقام پر سلطان محمود لودھی کے حامی افغان سرداروں کو شکست دے کر اپنی حکومت کی حدود بنگال تک بڑھا لیں۔

بابر کی وفات کے بارے میں ایک روایت مشہور ہے، کہتے ہیں کہ ہمایوں ایک مرتبہ سخت بیمار ہوا جب کوئی علاج کارگر نہ ہوا تو ایک مشہور صوفی ابوالبقا نے بابر کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی عزیز ترین شے صدقہ کر دے۔ چنانچہ بابر نے اپنی جان ہمایوں کی جان کے عوض صدقہ کرنے کی نذر مانی۔ اس کے بعد ہمایوں بتدریج صحت یاب اور بابر بیمار ہوتا گیا اور 26 دسمبر 1530ء کو اس بیماری سے وفات پا گیا۔ اس کی لاش کو پہلے آگرے میں بطور امانت دفن کیا گیا پھر کئی سال بعد کابل میں دفن کر دیا گیا۔

بابر نے اپنی خودنوشت ''تو زک بابری'' کے نام سے تحریر کی ہے۔ وہ فارسی اور ترکی زبانوں کا شاعر بھی تھا اور اسے موسیقی سے خاصا شغف تھا۔

انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔
(حضرت مسیح موعود)

درخواست دعا

۞ مکرم منیر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل کی انجیوپلاسٹی پارٹس انٹرنیشنل راولپنڈی میں مورخہ 19 دسمبر 2006ء کو ہوئی ہے۔ ان کے دو والو متاثر تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرماتے ہوئے مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ ان کی ایک عزیزہ محترمہ سمیرا عابد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عابد بیگ صاحب لاہور کی والدہ محترمہ شمیم صاحبہ اہلیہ مکرم ذکاء اللہ قریشی صاحب لندن کے ایک مقامی ہسپتال میں گزشتہ چھ ماہ سے زیر علاج ہیں تمام جسم سے پانی نکلتا تھا وہاں کے ڈاکٹروں نے مزید علاج سے جواب دے دیا۔ الفضل میں اعلانات کی وجہ سے احباب جماعت دعائیں کرتے رہے اب خبر آئی ہے کہ کافی حد تک تندرست ہو گئی ہیں اور چل پھر سکتی ہیں انہوں نے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا ہے اور صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے مزید دعا کی درخواست ہے۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ ۔ بازار کاٹھیاں والا ۔ سیالکوٹ

ربوہ میں طلوع وغروب 26 دسمبر

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	5:13

PROCEED ABROAD SERVICES

Study Abroad (Canada, U.K, Europe)

→ Learn Language (Ielts, Spoken English, German, French)

→ Copmputer Classes (Ms Office, c++ Coral Draw)

→ Coaching Classes (I.com.ics B.com. Bcs, O & A Level)

→ Hostel Facility for Students For Contact: Manshad Ahmad

4,2nd Floor Omer Centre Akbar Choak Lahore

www.paspk.com

Tel:042-6113266 Mobile:0321-4015667

الفضل میں اشتہارات دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا

دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا -

منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے -

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434 Fax:6213966

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے

فریج - فریزر - واشنگ مشین

T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر

سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر

موبائل فون دستیاب ہیں

عثمان الیکٹرونکس

7231680

7231681

7223204

1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

Email:uepak@hotmail.com

طالب دعا: انعام اللہ

گریس ایلومینیم

ہر قسم کی کھڑکیاں، دروازے، شاپ فرنٹ اینڈ پارٹیشنز

پورے پاکستان میں ایلومینیم سے متعلقہ کام کیلئے ہماری

خدمات حاصل کریں۔ فون: 042-5153706

17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

موبائل 0321-4469866-0300-9477683

البشیر - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

بیج

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ نزد گول بازار ربوہ

پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

شوروم: 047-6214510 ربوہ 049-4423173 چنیوٹ فون

SUZUKI

Life in a New Age with

LIANA

Booking Open

Car financing & leasing available

Sunday Open, Friday Closed

MINI MOTORS

5873197

5712119

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

فرحت علی جیولرز

اینڈ زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

Mob: 0300-9491442

Mob:0300-4742974

TEL:042-6684032

طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد

دلہن جیولرز

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

Mobile:0300-7703500

کار برائے فروخت

سلور کلر کی سوزوکی بلینو ایک ہاتھ

صرف 43000 کلومیٹر چلی ہوئی

برائے رابطہ ڈاکٹر مبارک احمد شریف

6213944-6214499-0321-7705199

خواتین کی ضرورت کی ہر چیز ریڈی میڈ گارمنٹس

انڈر گارمنٹس، جیولری، پرس، شوز، شالیں، سویٹرز

مفلر اور ہر طرح کے برقعوں کی مکمل ورائٹی

پرسکون ماحول میں سیلز گرلز

آپ کی خدمت کیلئے منتظر

شی شاپ

میاں پلازہ ڈی ون مارکیٹ عقب ڈاکٹرز ہاسپٹل

جوہر ٹاؤن لاہور فون: 042-5304262

Admissions Open

In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.

IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility

Education Concern®

Mr. Farrukh Luqman Cell:0301-4411770

829-C Fasial Town, Lahore, Pakistan

Phone:+92-42-5177124/5162310 Fax +92-42-5164619

URL:www.educoncern.tk

Email:edu_concern@cyber.net.pk

ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر سپلٹ AC ونڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV

ڈاؤلینس، پیل

ویوز، فلپس ایل جی

سام سنگ سپر ایشیا - انڈس

نیشنل الیکٹرونکس

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے

طالب دعا: منصور احمد

لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

صدیق اینڈ سنز

اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیٹر ہاؤز پائپ بنانے والے۔

علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔

اعتماد کا نام

سینکی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ دروغہ والا (?) ٹاؤن لاہور

پروپرائیٹر: نصیر الدین بابر

0321-4454434

فون نمبرز: 042-7963207-7963531

CPL-29FD

سپیشل شادی پیکج

احمدی احباب کیلئے

ڈبل دروازہ فریج نیشنل ڈاؤلینس 12CFT

کلر TV 21" LG/Samsung Flate

TV ٹرالی

جوسر بلینڈر

ڈبل واشنگ مشین

الیکٹرک استری

سینڈوچ میکر

مائیکرو ویو اوون

صرف 42,000 میں حاصل کریں (فری ہوم ڈلیوری لاہور میں)

اس کے علاوہ گیس اور الیکٹرک اپلائنسز کی مکمل ورائٹی دیکھنے تشریف لائیں

طالب دعا منصور احمد ساجد

(PEL ڈیلر)

042-5118557

042-5124127

Mob:0321-4550127

پاکستان الیکٹرونکس

26/2/c1 روشنیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور